اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ/

قیمت بیرونجات معہ محصولڈاک۔ عہ۱۲/

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ۲/ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

انجیلی عیسیٰ

جب ہم اس خیر البشر تواریخی شخص کے حالات زندگی عہد جدید کے سوا کسی اور کتاب یا نوشتے میں جیسا کہ قرآن۔ اناجیل جعلی۔ رومن کیتھولک کتب احادیث و روایات وغیرہ میں پڑھتے ہیں۔ تو اُن میں بعض باتیں اُس کی نسبت صحیح۔ اور مطابق عہد جدید الیسی طابق النعل بالنعل ملتی ہیں۔ کہ یقین پیدا ہو جاتا۔ کہ فی الحقیقت یہہ انجیلی عیسیٰ کا ہی ذکر ہے۔ اور بعض بیانات اُن کے اُس عجیب شخص کے بے نظیر حالات زندگی کے ظاہر کرنے میں عہد جدید سے اس قدر مباین و مخالف ہیں۔ کہ کسی تاویل رکیکہ سے بھی اُن کو موافق و مطابق کرنا غیر ممکن ہے۔ اور اس صورت میں خیال پیدا ہوتا۔ کہ بیشک انجیلی یسوع ناصری میں۔ اور اُن کے بیان کئے ہوئے مسیح میں بے حد تفاوت ہے۔ مثال کے لئے انجیلی یسوع ناصری کی کنواری مریم سے معجزانہ پیدایش اور اُس کی صلیبی موت کے حالات و واقعات کو عہد جدید اور قرآن میں پڑھنے سے ظاہر ہوگا۔ کہ وہ اوّل الذکر واقع کے بیان کرنے میں متفق۔ اور آخر الذکر کے بیان میں بالکل مختلف ہیں۔ حالانکہ اُس کی صلیبی موت۔ جو انسانی نجات کے لئے ضروری ہے۔ ایک ایسا تواریخی ماجرا ہے۔ جو کونے میں نہیں ہوا اور تاریخ دنیا میں لکھا گیا ہے:۔ اس صورت میں اگر کوئی بعد کا نوشتہ خواہ اُس کے الہامی ہونے کا دعویٰ کیا جائے۔ عہد جدید کے برخلاف بیان کرے تو عقل سلیم اور روح خدا ترس اُس کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتی:۔ ہمیں معلوم ہے کہ یسوع مسیح ناصری کی زندگی کے حالات کے بیان میں بہہ اختلافات مختلف ملکوں اور قوموں میں کیونکر ظہور میں آئے ہیں:۔ جیسا محاربہ کابل اور جنگ پلاسی کے چشمدیدہ واقعات وہ شخص جو بذات خود اُن میں شامل موجود تھا بہ نسبت اس پشت کے نوجوانوں کے جو پیچھے ہوئے۔ اور موقع پر حاضر نہ تھے۔ صحیح طور پر بیان کر سکتا۔ سو ایسا ہی عہد جدید یسوع ناصری کے حالات زندگی کے ظاہر و بیان کرنے میں دیگر نوشتوں کی نسبت صحیح اور معتبر تسلیم کئے جانے کے لائق ہے:۔

خداوند یسوع مسیح کی ایک جدید سوانح عمری۔ جو ایک روسی سیاح کو تبت کی ایک خانقاہ میں ملی ہے۔ اور جس کا ترجمہ زبان فرنچ میں کیا گیا ہے۔ اور جس کا بیان ڈیلی نیوز کے نامہ نگار پیرس نے لکھا ہے۔ پڑھنے سے ناظرین دیکھ سکیں گے۔ کہ گو وہ یسوع مسیح خداوند کی صلیبی موت کے واقع میں عہد جدید سے متفق ہے۔ تاہم اُس میں اکثر باتیں کیسی اُلٹ پلٹ اور صحیح تواریخی بیانات مندرجہ عہد جدید سے کس درجہ مختلف ہیں:۔ نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ:۔ بعض بودہ مذہب والے

اس کتاب کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں جیسی کہ برہمن لوگ رگ وید کی کرتے ہیں۔ لاماؤں کی نگاہ میں یہہ ایک مقدس کتاب ہے۔ جبکہ ایم نکلس نوٹووچ تبت میں سیاحت کر رہے تھے تو اُنہوں نے ایک خانقاہ میں یہہ سُنا کہ بودہ مذہب والے حضرت عیسیٰ کے نام سے واقف ہیں اور اُن کی عزت کرتے ہیں۔ جب عیسیٰ کی زندگی کے چند حالات سُنے تو اُن کو یقین کامل ہو گیا کہ عیسیٰ سے اُن کی مراد حضرت عیسیٰ مسیح سے ہے۔ ایم نکلس نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ یہہ کتاب ہمس کی خانقاہ میں ہے۔ اُنہوں نے اس کتاب کے خریدنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہوئی۔ لیکن ایک روز اُنہوں نے اپنی ٹانگ توڑلی اور علاج کرانے کے لئے خانقاہ میں جا کر رہے اور وہاں اُن کو اس کتاب کے ترجمہ کرنے کا موقع مل گیا۔ یہہ کتاب زبان پالی میں لکھی ہوئی ہے۔ اُس تحریر کا اختصار ذیل میں درج کیا جاتا ہے ✦

حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے اُن کے والدین غریب تھے مگر ایک ایسے خاندان میں سے تھے جو تقدس کے لحاظ سے سب پر فائق تھا اور جس نے اپنی پہلی دنیوی عظمت اس غرض سے فراموش کر دی تھی کہ خالق کی قدرت عظیم جانیں اور اُس کا شکریہ ادا کریں کہ اُن پر مصیبت ڈالکر اُن کی آزمایش کی۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بچپن سے برابر توحید کے وعظ دئے جب آپ کی عمر تیرہ سال کی ہوئی تو بجائے اس کے کہ حسب رواج ملک آپ شادی کریں آپ اپنے والد کے گھر سے نکل گئے اور سوداگروں کے ساتھ سندہ کو چلے گئے۔ چودہ سال کی عمر میں آپ آریا لوگوں کے درمیان رہتے تھے۔ آپ جگناتھ راجگرہ اور بنارس گئے اور وہاں آپ نے ویدوں کا پڑھنا اور سمجھنا سیکھا تھا۔ لیکن ایکدن آپ برہمنوں کے پنجہ سے نکل گئے۔ آپ نے اِس بات سے انکار کیا کہ وید پرمیشر کے کہے ہوئے ہیں اور پرمیشر اوتار لیتا ہے۔ مقام دہم میں سفید رنگ کے پجاریوں نے آپ کو مڑوا ڈالنے کی دہمکی دی۔ آپ نے گوتم کے ساتھیوں میں آکر پناہ لی اور وہاں زبان پالی سیکھی اور چھہ مہینے میں آپ بودہ مذہب میں شامل ہو گئے۔ بعد ازاں آپ بت پرستی کے خلاف وعظ دیتے ہوئے مغرب کی جانب چلے گئے فارس میں جا کر آپ نے مذہب آتش پرستی سے مخالفت کی لیکن جادوگروں نے آپ کو تنگ کیا اور آپ وہاں سے بھاگ آئے جس وقت آپ جوڈیا میں واپس آئے تھے اُس وقت آپ کا سن ۲۹ برس کا تھا۔ وہاں جا کر آپ نے فوراً وعظ دینا شروع کر دیا۔ لیکن چونکہ آپ ہر دلعزیز ہو گئے تھے اس سے پونٹس پائیلیٹ کو آپ کی جانب سے خطرہ پیدا ہوا۔ پائیلٹ نے علما اور فضلا کو بلایا کہ حضرت عیسیٰ کا مقدمہ فیصل کریں ان علما نے حضرت عیسیٰ کا مقدمہ فیصل کیا کہ آپ بالکل بیگناہ ہیں۔ آپ برابر عوام کو وعظ دیتے رہے کہ قیصر کی فرمانبرداری اور مستورات کی عزت کرو۔ لیکن جاسوس آپ کی نگرانی کرنے کے لئے پائیلٹ نے مقرر کئے تھے اُنہوں نے یہہ رپورٹ بھیجی کہ عوام الناس میں جوش زیادہ پھیلتا جاتا ہے گورنر پائیلیٹ نے اِس خوف سے کہ مبادا غدر ہو جائے حضرت عیسیٰ کو قید کیا اور ایذائیں دیں اور پھر دو چار دن کے بعد آپ کو ماخوذ کر کے آپ کا مقدمہ عدالت میں بھیجا۔ اُس وقت جھوٹے گواہوں کو رشوت دیگئی۔ گورنر نے اُس گواہ کو طلب کیا جس نے اپنے آقا پائیلٹ کے کہنے سے حضرت عیسیٰ کے خلاف جھوٹھی گواہی دی۔ یہہ گواہ سامنے آیا اور حضرت عیسیٰ سے مخاطب ہو کر یوں کہنے لگا ”جب کہ تم نے یہہ کہا تھا کہ خدا نے تم کو اس لئے بھیجا کہ اُس کی خلقت کو تیار کرو تو کیا تم نے بادشاہت اسرائیل کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اُس کو دعا دیکر یہہ کہا ”تم کو اس وجہہ سے مغفرت ملیگی کہ جو کچھہ تم کہہ رہے ہو وہ تمہارے دل سے نہیں نکلتا ہے“ پھر گورنر سے مخاطب ہو کر حضرت عیسیٰ نے یوں فرمایا ”آپ اپنی عزت کو کیوں ذلیل کرتے ہیں اور اپنے ماتحتوں کو جھوٹ بولنا کیوں سکھاتے ہیں کیونکہ بدون جھوٹ کے ہی آپ کو اس بات کی طاقت ہے کہ ایک بیگناہ آدمی کو حکم سزا دیں“ یہہ سُنکر پائیلیٹ غضبناک ہو گیا اور یہہ حکم دیا کہ حضرت عیسیٰ قتل کئے جائیں اور باقی دونوں چور رہا کر دئے جائیں حاکمان عدالت نے خوب غور کرنے کے بعد پائیلیٹ سے یوں کہا کہ ”اتنا بڑا عذاب ہم اپنی گردن پر نہیں لے سکتے کہ ایک بیگناہ آدمی کو حکم سزا دیدیں اور دو چوروں کو رہا کر دیں کیونکہ یہہ بات ہمارے قانون کے خلاف ہے لیکن جو آپ کا جی چاہے وہ کیجئے“ یہہ کہکر علما اور فضلا تو عدالت کے باہر چلے گئے اور یہہ کہکر ایک مقدس برتن میں اپنے ہاتھہ دھونے لگے کہ ایک ایماندار شخص کی جان کا عذاب ہماری گردن پر نہیں ہے“ حضرت عیسیٰ اور دونوں چور صلیب پر چڑہائے گئے مگر تیسرے دن جا کر جو دیکھا تو حضرت عیسیٰ کی قبر کُھلی ہوئی اور خالی ملی ✦

مسیحیت کے انسداد کی کوشش

گذشتہ پرچہ میں مختصراً لکھا گیا۔ کہ کیونکر لاہور مشن کالج کے دو ہندو طالبعلموں کے مسیحی ہو جانے پر لوکل کالجوں کے ہندو طلباء میں جوش پھیلا۔ اور ۲۶ اپریل کو ہندوؤں نے ایک جلسہ بمقام باولی صاحب منعقد کر کے دو رزولیوشن حسب ذیل پاس کئے گئے:

پہلا یہہ کہ۔ ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ اپنے لڑکوں کو مشن کالجوں میں ہرگز داخل نہ کریں ✦

دوسرا یہہ کہ۔ لاوارث اور غریب لڑکے جو پادریوں کے ہاتھوں میں پڑ جاتے اُن کی حفاظت کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے۔

اُس پُرجوش جلسہ کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ بقول کوہ نور چالیس کے قریب ہندو طلباء مشن کالج کو چھوڑ کر دیانند اینگلو ویدک اور گورنمنٹ کالجوں میں داخل ہو گئے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ ”ہم یہہ دیکھہ کر بہت خوش ہوں گے جب مسلمان طلباء مشن کالج بھی اسی طرح اسلامیہ کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم پانا پسند کریں گے“۔ وہ لکھتا ہے کہ ”جلسہ کا پہلا رزولیوشن غیر مکمل ہے۔ کالجوں کی تخصیص نہیں۔ بلکہ مشن سکولوں کو بھی اس میں داخل کرنا چاہئے“ ✦

ہم ابھی کچھ ہیں ہندوؤں کی جنہیں آریہ کہتے ہیں سنگت میں ایسی کاروائی اور جوش جلسہ کرکے مشن ہو سکتا ہو سے اپنی اولاد کو کنارہ کشی کے واقعات انڈین مشنوں کی تاریخ میں نہیں ہیں۔ کرسچین کالج مدارس کا واقعہ جو ابھی قبل سے ہر ہندو سب کی یاد میں تازہ ہے۔ اور انجام کار جو کچھ ظہور میں آیا سب کو معلوم ہے +

اس میں شک نہیں۔ کہ مسیحی مذہب ایک علم دوست مذہب ہے اس نے جہاں کہیں دخل پایا جہلا کو علما نادانوں کو دانا۔ اور گویا حیوانوں کو انسان بنا کر ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ اور اس ملک میں بھی بہ نسبت گورنمنٹ کے مسیحی مشنوں نے علوم کے پھیلانے۔ اور باشندگان ملک کو تعلیم یافتہ بنانے پر زیادہ توجہ مبذول کی ہے۔ اور شروع سے آجتک جو کام مشنری صاحبان نے اس ملک میں کیا ہے کمال نیک نیتی اور راستی کے ساتھ کیا ہے جس سے بجز باشندگان ملک کی بہتری دارین کے اور کچھ مقصود نہیں۔ پھر معلوم نہیں کہ اڈیٹر ہمارت سہادر کیونکر اپنی زبان سے کہتا ہے۔ کہ ان مشنری انسٹیٹیوشنوں کا مدعا سوا ایسے تعلیم دینے کے کچھ اور بھی ہے۔ اور پبلک کو اس مغالطہ میں ڈالنے کے لئے پادری صاحبان کی موجودہ عمل پالیسی بہت حد تک ذمہ دار ہے۔ یہہ موصوف کی سمجھ میں مشن کالجوں اور سکولوں کی بنا کا مدعا سالانہ پراسپیکٹس میں کسی جگہہ یہہ درج نہیں۔ کہ اس سے مذہب عیسوی کی اشاعت ہوگی۔ اور وہ صلاح دیتا ہے کہ منتظمان کالج عمل پالیسی سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے اپنے پوزیشن کو لوگوں پر ظاہر کر دیں۔ تاکہ پبلک کسی قسم کے مغالطہ میں نہ رہے۔ کیا یہہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ ہندوستان کا عالم سے جاہل تک جانتا ہے کہ مسیحی مشنوں اور انکی درسگاہوں وغیرہ کا پرائمری مدعا کیا ہے۔ تاہم ہمارت سہادر ہنوز مغالطہ میں مبتلا ہے کیونکہ ان درسگاہوں میں مذہبی تعلیم کے علاوہ سیکولر تعلیم بھی دیجاتی ہے؟ شاید اُس کی مراد یہہ ہے کہ مشنری انسٹیٹیوشنوں میں صرف مذہبی تعلیم دیجائے۔ اور دیگر علوم ضروری سے دستبردار ہوں۔ تو اس صورت میں وہ کسی قسم کی پبلک ہمدردی و ہر دل عزیزی حاصل نہ کر سکیں گے۔ اگر ایسا خیال ہے۔ تو ہمارت سہادر بڑی غلطی میں ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ مسیحیت دنیا میں ایک علم دوست مذہب ہے۔ جو گری ہوئی اور دست برد مخلوقوں کو دینی و دنیوی۔ روحانی و جسمانی برکتیں عطا کرے۔ اور انہیں اپنے زیر سایہ کسی طرح کے علوم میں تاریکی و جہالت کے فرزندوں سے پیچھے رکھنا نہیں چاہتا۔ یہہ سچ ہے۔ جیسا کہ ہمارت سہادر مقر ہے۔ کہ ہر ایک مشن کا جو امریکہ یا انگلستان سے آکر اس ملک میں کام کر رہی ہیں صرف اصلی مدعا عیسائی دہرم کو اس ملک میں پھیلانا ہے۔ لیکن کیوں اُس کے خیال میں تعلیمی مدارس کھولنا یا ہسپتال بنانا مشنریوں کا کام نہیں؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اعلیٰ مدعا حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ وسایل استعمال میں لانے ضرور ہیں۔ جن سے گرے ہوئے اور خراب حال بنی آدم کے ساتھ ہمدردی برادرانہ ثابت ہو کر اُن کی روحانی و جسمانی ترقی و بہتری کے وسایل ٹھہریں +

مراسلات

لاہور مشن کالج

لاہور مشن کالج بباعث اپنی خوبیوں اور فضیلتوں۔ اور بسبب اُن خدمات کے۔ جو وہ "ینگ پنجاب" کی تعلیم و تربیت میں صرف کر رہا ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں ایک نمایاں جگہہ رکھنے قابل ہے۔ کالج مذکور ۱۸۶۴ء میں جاری کیا گیا اور ۱۸۶۹ء تک اچھی طرح کام کرتا رہا۔ جبکہ وہ پادری ہنری صاحب پرنسپل کالج کی بیوقت موت۔ اور چند دیگر بواعث کے سبب بند کیا گیا۔ اور اس پانچ سال کے عرصہ میں جبکہ پنجاب یونیورسٹی کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ جبکہ پنجاب میں انگریزی تعلیم ابھی بچپن کی حالت ہی میں تھی۔ اور جبکہ سرکار انگریزی کا ملک میں ڈنکا بجے ابھی بیس برس بھی نہ گذرے تھے۔ کہ اس کالج سے ۸ صاحبوں نے کلکتہ یونیورسٹی کا بی۔ اے۔ اور ۲ نے ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ ان میں سے دو دیسی مسیحی ہیں۔ (۱) جی۔ لیوس اسکالر بی۔ اے۔ اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر (لودیانہ) اور (۲) جے۔ بیسٹن ایسکوائر (ایف۔ اے) ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول (جالندھر) ۱۸۸۶ء میں کالج مذکور دوبارہ جاری کیا گیا۔ عمارت بھی نئی بنوائی گئی جس پر کل ساٹھہ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ پرنسپل صاحب کی کوٹھی۔ اور ہندو۔ محمدی۔ اور مسیحی طالب علموں کے لئے بورڈنگ ہوس کالج کے احاطہ ہی میں ہیں۔ کالج بلڈنگ کے عین عقب میں ایک عالیشان اور پرفضا دو منزلہ مکان ہے۔ جس نے اُس کی خوبصورتی کو دوبالا کر رکھا ہے۔ یہہ مسیحی طالب علموں کا بورڈنگ ہوس ہے جسکی تاریخ بڑی دلچسپ ہے: اول اول مسیحی طالب علموں کا بورڈنگ ہوس غیر مسیحیوں کے ساتھہ ہی بنوایا گیا تھا لیکن بسبب غیر مسیحیوں کی زیادتی کے مسیحیوں کو جگہہ نہ ملی۔ اور ان کے لئے کسی اور جگہہ بندوبست کیا گیا۔ کہ اتنے میں ایک انگلش مسیحی لیڈی کالج دیکھنے کے لئے تشریف لائیں۔ اور یہہ دریافت کرنے پر کہ مسیحیوں کے لئے ایک بورڈنگ ہوس کی بڑی ضرورت ہے۔ دس ہزار روپیہ اپنی دریادلی سے عنایت فرمایا جس سے یہہ عمارت بنوائی گئی۔ اور لیڈی صاحبہ ممدوحہ کے نام ہی پر اس کا نام کینیڈی ہال رکھا گیا۔ جب تک یہہ کالج قایم ہے مسیحی مس کینیڈی صاحبہ کا یہہ احسان ہرگز فراموش نہ کرینگے

کالج کی پہلی جماعت ماہ جون ۱۸۸۶ء میں قایم کی گئی +

دوسری جماعت	۱۸۸۷ میں
تیسری "	۱۸۸۸
چوتھی "	۱۸۸۹

یوں ۱۸۸۸ء میں اس کالج کے طالب علم پہلی دفعہ انٹرمیڈیٹ اور ۱۸۹۰ء میں بی۔ اے کے یونیورسٹی امتحان میں شامل ہوئے۔ کامیاب شدہ طلباء کی تعداد ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے +

۱۸۸۸			
پنجاب یونیورسٹی۔		انٹرمیڈیٹ	۹
۱۸۸۹			
پنجاب یونیورسٹی		انٹرمیڈیٹ	۱۵
کلکتہ	"	فرسٹ آرٹس	۳
۱۸۹۰			
پنجاب یونیورسٹی		انٹرمیڈیٹ	۴۸
کلکتہ	"	فرسٹ آرٹس	۱
پنجاب	"	بی۔ اے	۴
۱۸۹۱			
پنجاب یونیورسٹی		انٹرمیڈیٹ	۳
	"	بی۔ اے	۱۰

۱۸۹۲

پنجاب یونیورسٹی	انٹرمیڈیٹ	۳۷
کلکتہ "	فرسٹ آرٹس	۱
پنجاب "	بی-اے	۳

۱۸۹۳

پنجاب یونیورسٹی	انٹرمیڈیٹ	۳۴
"	بی-اے	۲۶

۱۸۹۴*

"	انٹرمیڈیٹ	۳۷
"	بی-اے	۲۶

مشن کالج سے صرف چار مسیحیوں نے بی-اے کی ڈگری حاصل کی ہے! +

ٹیچینگ سٹاف

فاضل پادری جے-سی-آر-یونگ-ایم-اے-ڈی-ڈی
پرنسپل و پروفیسر انگلش ؛

پادری جے-ایم-مکوم-ایم-اے
پروفیسر فلاسفی ؛

پادری جے-ایچ-آربیسن-ایم-اے-ایم-ڈی-
پروفیسر انگلش و کیمسٹری ؛

جے-جی-گلبرٹسن-اسکوائر-ایم-اے
پروفیسر متھیمیٹکس ؛

ایم-سی-مکرجی-اسکوائر-بی-اے
پروفیسر ہسٹری و فزیکل سائنس ؛

پنڈت گنیش دت-پروفیسر سنسکرت ؛

مولوی فاضل-مولوی محمد حسین-پروفیسر فارسی ؛

مولوی محمد باقر-پروفیسر عربی ؛

حاکم علی اسکوائر-بی-اے +
اسسٹنٹ پروفیسر متھیمیٹکس-و فزیکل سائنس ؛

* ابھی تک نتیجہ گزٹ نہیں ہوا اور بعض طالب علموں کے کاغذ دوبارہ دیکھے جا رہے ہیں-امید کہ اور بھی کامیاب ہوں گے +

لٹریری سوسائٹی

طالب علموں کی علمی لیاقت بڑھانے-اور انہیں علم فصاحت و بلاغت سکھانے کے لئے کالج کے متعلق ہو سوسائٹیاں ہیں-اور ہر ایک کے دو دو حصے ہیں ؛ یہہ سنیچر کے دن فراہم ہوتی ہیں اور ان میں ہر ایک طالبعلم کا شامل ہونا لازمی ہے ؛ ان کے پریزیڈنٹ چاروں انگریز پروفیسر ہیں ؛ ان کے علاوہ کالج کے متعلق ایک ٹوٹل ابسٹی نینس ایسوسی ایشن ہے ؛ جس کا ماہواری جلسہ ہوتا ہے ؛ یہہ بھی فخر کی بات ہے-کہ لاہور مشن کالج کے تقریباً تمام طالب علم ٹوٹل ابسٹینرز ہیں-یعنے وہ شراب اور تمام دیگر نشئی چیزوں سے قطعی پرہیز کرتے ہیں ؛ لیکن ہم شوق و حسرت سے منتظر ہیں-کہ کب ایک پیورٹی ایسوسی ایشن بھی کالج کے متعلق قائم کی جاتی ہے +

لیکن ان سب سوسائٹیوں سے بڑھکر ایک اور سوسائٹی بڑی ضروری-اور بہت ہی دلچسپ ہے-اور وہ-لاہور مشن کالج ؛-کرسچن سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ہے ؛ اس کا اجلاس ہفتہ میں دو بار ہوتا ہے-کلام اللہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے-مسیحی طالب علم خاص خاص آیتوں پر ایڈریس دیتے ہیں-اور مسیحی مضامین پر مضمون پڑھے جاتے ہیں +

مشن کالج کی نسبت اَوروں کا خیال

پنجاب کا روزانہ انگریزی اخبار-سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے پرچے مطبوعہ گیارہ جنوری ۱۸۹۴ء میں ڈاکٹر جے-سالم صاحب ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب کی رپورٹ بابت سال گذشتہ کی بنا پر-گورنمنٹ و مشن کالج کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

"......لاہور گورنمنٹ کالج-جیسا کہ اُس کے نام ہی سے ظاہر ہوتا ہے-ایک سٹیٹ انسٹی ٹیوشن ہے-لیکن مشن کالج پرائیویٹ ہے ؛ مقدم الذکر کا کل خرچ انچاس ہزار-چار سو-پندرہ (۴۹۴۱۵) ہوا جن میں سے تیرہ ہزار پانچ سو سات (۱۳۵۰۷) یعنے ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ فیسوں وغیرہ سے وصول ہوا-اور یوں گورنمنٹ کو پینتیس ہزار روپیہ سالانہ (۳۵۰۰۰) خرچ کرنا پڑا ؛ مشن کالج کا کل خرچ چوبیس ہزار ایک سو آٹھ (۲۴۱۰۸) روپیہ ہوا جس میں سے دس ہزار دو سو آٹھ (۱۰۲۰۸) یعنے ½ سے کچھ زیادہ فیسوں وغیروں سے وصول ہوا ؛ پروونشل فنڈ میں سے کالج مذکور کو تین ہزار چھہ سو روپیہ (۳۶۰۰) موجودہ قواعد کے مطابق بطور گرانٹ ان ایڈ کے ملا اور باقی خرچ چندہ وغیرہ سے پورا کیا گیا +

اب اگر نتایج پر غور کیا جائے-تو معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کالج میں طلباء کی کل تعداد ۱۷۱ تھی-حالانکہ مشن کالج میں ۱۸۴-اور یہہ کہ گورنمنٹ کالج میں سے ۳۵ طلباء انٹرمیڈیٹ آرٹس امتحان میں شامل ہوئے-جن میں سے ۲۵ یعنے ۷۱ فیصدی کامیاب ہوئے-حالانکہ مشن کالج میں سے ۴۵ شامل ہوئے جن میں سے ۳۴ یعنے ۷۵ فیصدی کامیاب ہوئے لیکن بی-اے-کے امتحان میں ہم مشن کالج کے حق میں ایک نمایاں فرق دیکھتے ہیں-مشن کالج میں سے ۳۹ طالب علم شامل ہوئے-جن میں سے ۲۱ یعنے ۵۳ فیصدی کامیاب ہوئے-حالانکہ گورنمنٹ کالج میں سے ۴۲ امتحان کے لئے گئے-جن میں سے صرف ۱۶-یعنے ۳۸ فیصدی کامیاب ہوئے ؛ بیشک گورنمنٹ کالج میں ماسٹر آف آرٹس کلاس کی زیادتی ہے-اور سال زیر ریویو میں سے ۵ طالب علم-ایم-اے میں کامیاب ہوئے........ گورنمنٹ کالج کو بہ نسبت مشن کالج کے بڑے ضروری اور

خاص حقوق اور فائدے حاصل ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں اور اس فرق کے جو چند سال گذرے ایسے انسٹی ٹیوشن کی ترقی و بہبودی کے لئے ضرر رساں سمجھا جاتا۔ یعنے یہہ۔ کہ مشن کالج میں ہر روز ایک گھنٹہ بیبل کی تعلیم میں صرف کیا جاتا ہے سوائے ایم۔ اے۔ کے مشن کالج ہر ایک طور سے گوئے سبقت لے گیا ہے"۔

اور اخباروں نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے

لیکن ہم یہاں پر صرف پنجاب کے سر آوردہ۔ اور خاص دیسی اخبار کے ریمارکس ہی سے اس مضمون کو ختم کئے دیتے ہیں ٹریبیون اخبار ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۷ء کے پرچے میں مشن کالج پر اپنے بیش قیمت ریمارکس کے دوران میں لکھتا ہے:۔ "مشن کالج کے ۹ پروفیسر وا سسٹنٹ پروفیسر مختلف یونیورسٹیوں کے نامی و چیدہ گریجویٹ ہیں۔ اور پرنسپل پادری جے۔ سی۔ آر۔ یوئنگ صاحب۔ لاہور بھر میں ایک ہی اُستاد ہیں جنہیں طالب علم اور ان کے والدین عزت و محبت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں .... کالج کے پروفیسروں کا اپنے شاگردوں سے سلوک و ہمدردی قابل تعریف ہے...۔ اول درجے کے ۲ ہی کالج ہیں۔ گورنمنٹ و مشن۔ اور اگر ان دونوں میں کچھ فرق کیا جائے تو ترجیح بیشک مشن کالج ہی کو دیجائیگی"۔

ایم۔ آر۔ ر۔

ایک وعظ

جو ریورنڈ احسان اللہ نے پنجاب سی ایم ایس نیٹیو چرچ کونسل کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر بروز اتوار موخرہ ۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو امرتسر کے دیسی گرجا میں سنایا:۔

رسولوں کے اعمال کے پہلے باب اور اُس کی آٹھویں آیت میں یوں لکھا ہے "لیکن جب روح قدس تم پر آویگی۔ تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں۔ بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہو گے"۔

نیز لوقا۔ باب ۲۴۔ آیت ۴۹ "اور دیکھو میں اپنے باپ کے اُس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں۔ لیکن تم جب تک عالم بالا کی قوت سے ملبس نہو یروشلم شہر میں ٹھہرو"۔ "جب ہمارا نجات دہندہ آسمان پر جانے کو تھا اُس نے اپنے شاگردوں سے روح قدس کا وعدہ کیا۔ اُس سے پہلے شاگرد خداوند یسوع سے ایک بڑا حکم پاچکے تھے (متی ۲۸۔ باب آیات ۱۹ و ۲۰) "اس لئے تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور اُنہیں باپ۔ اور بیٹے۔ اور روح قدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور انہیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر جنکا میں نے تمکو حکم دیا ہے عمل کریں"۔ اس حکم میں انجیل کی منادی۔ اور جماعتوں کی نگہبانی کا ذکر ہے۔ خدمتِ الٰہی جو شاگردوں کو سونپی گئی بڑی بھاری۔ اور شاگرد بڑے کمزور تھے۔ اس لئے انہیں حکم ہوا۔ کہ روح قدس کی طاقت پائے بغیر وہ ہرگز اپنی خدمت شروع نہ کریں +

اگرچہ منادی کا کام فوراً شروع کرنا بڑا ضروری تھا لیکن شاگرد بخوبی جانتے تھے۔ کہ ہم اس کار عظیم کے لئے نہایت کمزور ہیں:۔ اگرچہ انہیں بخوبی نظر آتا تھا۔ کہ دنیا چاروں طرف انجیل کی خوشخبری کے بغیر ہلاک ہو رہی ہے۔ تو بھی وہ خوب آگاہ تھے۔ کہ ہم کچھ کر نہیں سکتے جب تک عالم بالا کی قوت سے مُلبس نہوں:۔ شاگرد خداوند یسوع کے حکم کے مطابق فوراً یروشلم کو گئے۔ وہاں گیارہ رسول۔ اور چند عورتیں معہ دیگر مسیحیوں کے یکدل ہو کر دعا و مناجات میں لگے۔ جیسا کہ اعمال کے پہلے باب اور اُس کی چودہویں آیت میں لکھا ہے "یہ سب عورتوں۔ اور یسوع کی ماں مریم اور اس کے بھائیوں کے ساتھ یکدل ہو کے دعا اور منت کر رہے تھے"۔ غرض چند دنوں تک وہ نہایت سرگرمی سے دعا مانگتے رہے:۔ انہیں خوب موقعہ ملا۔ کہ اچھی طرح اپنے دل کی کمزوریوں سے واقف ہوں۔ اور اغلباً ان مشکلات کی بابت سوچ و دھیان میں رہے جو انجیل کی منادی میں درپیش آنے والی تھیں:۔ انہوں نے متہیاس کو چنا تھا۔ کہ بعہدۂ رسالت مقرر ہو +

کلیسیا کا پہلا مجمع یہی ہے جسکو ہم خواہ سنڈ کہیں خواہ کانفرنس یا چرچ کونسل کہیں۔ اس کے جلسے دس روز تک یروشلم میں منعقد ہوتے رہے +

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ روح قدس شاگردوں پر پنتیکوست کے دن نازل ہوئی۔ جیسے اعمال کے دوسرے باب کی پہلی چار آئیتوں میں لکھا ہے۔ "اور جب پنتیکوست کا دن آیا تھا۔ وے سب ایکدل ہو کے اکٹھے ہوئے۔ اور ایکبارگی آسمان سے ایک آواز آئی جیسی بڑی آندھی چلے۔ اور اس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا۔ اور انہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں۔ اور اُن میں سے ہر ایک پر بیٹھیں۔ تب وے سب روح قدس سے بھر گئے۔ اور غیر زبانیں جیسے روح نے انہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے"۔

عالم بالا کی قوت سے ملبس ہو کر شاگرد بڑے مضبوط اور دلاور ہو گئے۔ ان میں سے رسول پطرس کی حالت دیکھیں۔ خداوند یسوع جس رات گرفتار ہوا۔ پطرس نے ڈر کے مارے اُسے چھوڑ دیا۔ اور سردار کاہن کے گھر میں اپنے خداوند اور مالک سے نہ ایک بار۔ نہ دو بار۔ بلکہ تین بار منکر ہوا۔ یہاں تک کہ لعنت کی قسم کھا کر کہا۔ کہ "میں اُس کو جانتا بھی نہیں"۔ یہی پطرس آسمان سے روح قدس پا کر۔ اور کمر میں الٰہی قوت کا پٹکہ پہنکر پنتیکوست کے دن ایسی بڑی جماعت کے سامنے شیر سا دلیر نظر آتا ہے:۔ رسول کی اس حالت۔ اور پہلی حالت کا مقابلہ کرکے ہمیں آسمان اور زمین کا فرق دکھائی دیتا ہے +

روح قدس نے رسولوں پر نازل ہو کر سامعین پر اول درجہ کا طاقتور اثر پیدا کیا۔ وہ مسیحی لوگوں کی حالت دیکھکر حیران و پریشان ہو گئے۔ اپنے گناہوں سے قائل ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کے دل چھد گئے۔ اور پطرس اور باقی رسولوں سے کہا۔ کہ "اے بھائیو ہم کیا کریں؟ اور اُسی دن بپتسمہ پا کر تین ہزار آدمی کے قریب کلیسیا میں شامل ہو گئے +

اگر رسول روح قدس کے پانے کی قدر نہ کرتے۔ اور

ایکدل ہو کر دعا و مناجات میں لگے رہتے۔ تو اس جم غفیر گنہگاروں کی جماعت کے سامنے جو ڈاہ۔ حسد۔ دشمنی۔ اور تعصب سے بھرے ہوئے تھے۔ جنہوں نے یسوع کی بابت کہا۔ کہ "لے جا لے جا۔ اسے صلیب دے صلیب دے"۔ یقیناً ایسی جماعت کے سامنے اگر رسول عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہوتے تو ضرور تمسخر اور تضحیک کا باعث ہوتے۔ اور اُن کی بات ایسی جماعت پر کبھی موثر نہوتی ✣

آج کے دن کہ خدا کے فضل سے ممبران چرچ کونسل یہاں جمع ہیں۔ ہمارا دعا اُسی حکم کو عمل میں لانا ہے۔ جو ہمارے مسیح نے جلیل کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کو دیا تھا۔ متی ۲۸ باب۔ آیات ۱۹ و ۲۰۔ "اس لئے تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور انہیں باپ اور بیٹے۔ اور روح قدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور انہیں سکھلاؤ۔ کہ اُن سب باتوں پر جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے عمل کریں"۔ یہہ حکم سب کے لئے ہے۔ اور ہم اس کو فرض جانتے ہیں۔ کہ انجیل کی بشارت لوگوں کو دیں۔ اور جماعتوں میں نگہبانی کی خدمات بجا لاویں ✣

ان دنوں خدا کی بادشاہت پنجاب میں پھیلانے پر ہم باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ ہماری دلی خواہش یہہ ہے۔ کہ پنجاب مسیحی ہو جاوے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نہایت کمزور ہیں جیسے پنتکوست کے پہلے کلیسیا کمزور تھی۔ ہم میں طاقت و زور پایا نہیں جاتا۔ آج تک چرچ کونسل کے کام میں کامیابی نظر نہیں آتی۔ میں مختلف مشنوں کی بابت کچھ نہیں کہتا۔ پنجاب میں خدا کے فضل سے مشنوں کا نتیجہ جابجا جماعتیں موجود ہیں۔ اور یہہ جماعتیں ہی گواہ ہیں۔ کہ مشن نے کیا کیا کیا ✣

لیکن سوال آجکے دن یہہ درپیش آتا ہے۔ کہ چرچ کونسل نے کیا کیا؟ میرے ساتھ آپ سب اس امر میں متفق ہوں گے۔ کہ چرچ کونسل اپنی خدمات اور کام میں ناکامیاب رہی ہے۔ یقیناً ہم ابتدائی کلیسیا کے موافق ہیں۔ ابتدائی کلیسیا بہت کمزور و لاچار تھی۔ کیونکہ روح قدس اب تک اُتری تھی۔ اس لئے کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا" یوحنا ۷: ۳۹۔ جس وقت ہمارا مسیح صعود کے بعد اپنے باپ کے دہنے ہاتھ پر جا بیٹھا۔ اور اُس نے آسمان پر جلال پایا۔ اور شاگردوں نے اپنے دلوں میں اُسے اول درجہ کی عزت دی۔ اُسے سب سے مقدم اور بہترین جانا۔ روح قدس اُنپر نازل ہوئی۔ اور وہ آسمانی طاقت سے بھر گئے۔ ہماری کلیسیا ابتدائی کلیسیا کے موافق کمزور و ناچار ہے۔ خداوند یسوع تو خدا کے دہنے ہاتھ پر سرفراز ہوا ہے۔ اور ہماری کمزوری کا سبب یہہ ہے۔ کہ ہم اپنے منجی کو اپنے دلوں میں وہ عزت نہیں دیتے۔ جو اُس کا حق ہے۔ ہماری ناکامیابی کا یہی سبب ہے۔ کہ ہم کلیہ طور پر اپنا دل خداوند یسوع کو نہیں دیتے۔ وہ ہمارا سارا دل مانگتا ہے۔ اور اُس پر پورا تسلط چاہتا ہے۔ ہم کچھہ دل اُس کو دیتے۔ اور کچھہ دنیا کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ ہم اپنا بدن۔ اور زبان اُس کے لئے دیتے۔ ہم اپنی طاقتیں اور لیاقتیں بھی اس کے لئے خرچ کرتے۔ لیکن سارا دل اُس کو نہیں دیتے۔ اس لئے روح قدس ہم پر نازل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہمارا خداوند ہمارے دلوں میں جلال نہیں پاتا۔ جیسے اس نے ممبران ابتدائی کلیسیا کے دلوں میں جلال پایا۔ اور اس لئے ہم۔ اور ہمارا کام سرد و کمزور ہیں۔ انجیل کی منادی۔ اور نگہبانی کی خدمات جو تازگی بخش ہیں اکثر ایک بوجھہ معلوم ہوتی ہیں ✣

کیا روح قدس کا وعدہ فقط ابتدائی کلیسیا کے لئے تھا اور بس؟ ہرگز نہیں۔ یہہ بابرکت وعدہ سب ایمانداروں کے لئے ہے۔ روح قدس اور آگ سے بپتسمہ دینا ہمارے خداوند کی خاص خدمت ہے۔ متی باب ۳۔ آیت گیارہ میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کا قول اس طرح درج ہے۔ "میں تو تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے۔ کہ میں اُس کی جوتیاں اُٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح قدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا"۔ اور رسول پطرس نے پنتکوست کے دن صاف صاف اُس کا بیان کیا۔ کہ "یہہ وعدہ سب مومنوں کے لئے ہے"۔ اعمال ۲: ۳۹ "اس لئے کہ یہہ وعدہ تم سے۔ اور تمہارے لڑکوں سے ہے اور اُن سب سے جو دور ہیں جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلاوے"۔ یقیناً مسیح آج۔ اور کل۔ اور ہمیشہ روح قدس اور آگ سے بپتسمہ دینے کو تیار۔ اور یکساں ہے ✣

ہمارے درمیان اکثر بات چیت ہوتی ہے۔ کہ چرچ کونسل کیا کر سکتی ہے۔ ہم دیسی مسیحی بہت غریب ہیں ہمارے پاس روپیہ پیسہ نہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ پنجاب کے فرزند خدا کے انگورستان میں کام کرنا نہیں چاہتے۔ وہ اپنے لئے بڑی بڑی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ خدمات الٰہی پر دنیاوی ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا یہی سبب ناکامیابی کا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیا ابتدائی کلیسیا بہت غریب و مفلس نہ تھی۔ اور اُس میں اکثر بے علم لوگ شامل نہ تھے؟ ان کی کامیابی کا سبب یقیناً روپیہ پیسہ۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ کارندوں کا ہونا نہ تھا۔ بلکہ عالم بالا کی قوت و قدرت تھی۔ جس سے وہ ملبس ہوئے۔ ہم بیقین جانتے ہیں۔ کہ کوئی دوسری لیاقت روح قدس کی عوضی نہیں ہو سکتی۔ ذاتی لیاقتیں۔ یا ذہنی قوا۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم۔ یا کلیسیا میں مرتبہ۔ اور دوسری تمام اچھی صفات جو بذاتہ ہر ایک اپنے موقعہ پر نہایت بیش قیمت۔ اور مفید ہیں۔ روح قدس کی جگہہ کام نہیں دے سکتیں۔ جیسا سورج نظام شمسی میں۔ اور زندگی انسانی جسم میں اعلیٰ اور اول درجہ پر ہے۔ اور کوئی چیز ان کی جگہہ عوضی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح روح قدس اعلیٰ اور اول درجہ کی برکت کلیسیا کے لئے ہے۔ اور کوئی دوسری چیز اُسکی جگہہ پر عوضی نہیں ہو سکتی۔ اگر واعظ فصاحت و بلاغت سے اپنی جماعت میں نصیحت دے۔ اور اُس پر ایسی گرفت رکھے کہ جماعت اس کی تعریف کرے۔ اور کہے۔ کہ وہ بہت عمدہ۔ اور صحیح تعلیم دیتا ہے ✣ اور روح قدس کی برکت نہ رکھے تو واعظ کی نصیحت کا نتیجہ عبث و لاحاصل ہوگا ✣

نہ سوکھی ہڈیوں پر جو وادی میں نالیوں کے انبار اور تودوں کے تودے پڑی ہیں۔ وعظ و نبوت تو کر سکتا۔ لیکن اُن سے ایک بڑا لشکر اٹھا کھڑا کرنا آسمانی آندھی کا کام ہے +

اگر ریل کی سڑک عمدہ اور درست ہو۔ اور گاڑیاں پختہ اور خوبصورت ہوں۔ سٹیشن جابجا موجود ہوں۔ اور انجن بھی ہوں۔ مگر بھاپ نہو۔ تو ریل کا کام۔ اور مقصد کب پورا ہو سکیگا؟ روح قدس کلیسیا کے لئے بھاپ کے موافق ہے جس کے بغیر کلیسیا کا انجن چل نہیں سکتا +

تار کے انتظام میں قوت برقی نہو۔ تو تار کے انتظام سے کیا حاصل؟ خداوند روح قدس کلیسیا کے لئے قوت برقی ہے جس کے بغیر کلیسیا کی محنت۔ اور کوشش مطلقاً عبث ہے +

سپرجن صاحب جو سلطان الواعظین کہلاتے ہیں۔ کلیساؤں میں روح قدس کی اشد ضرورت پر اس طرح کہتے ہیں ”اگر ہم میں روح قدس نہیں۔ تو بہتر یہہ ہے۔ کہ گرجے بند کریں۔ اور سنگلیاں لگا دیں اور دروازوں پر سیاہ صلیبیں کھینچیں۔ اور ہم یوں کہیں ”اے خدا ہم پر رحم کر“ +

اے خادمانِ دین! اگر تم میں خدا کی روح نہیں۔ تو تم وعظ نہ کرو۔ اور اے سامعین وعظ تم اپنے گھروں میں بیٹھو: یہہ بات مجھے لکھنی بہت سخت معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کلیسیا ملک میں بغیر روح قدس کے۔ برکت کیا۔ بلکہ لعنت ہے +

اے مسیحی کارندے اگر تجھ میں روح قدس نہ ہو۔ تو یاد کر۔ کہ تو دوسرے شخص کی جگہہ روکے ہوئے ہے اور اُس درخت کے موافق ہے۔ جو پھل نہیں دیتا۔ اور ایسی جگہہ روکے ہوئے ہیں۔ جہاں پھلدار درخت ہو سکے :: واویلا اور ہلاکت اُس کلیسیا پر ہوگی۔ جو روح قدس کے لئے بھوکھی و پیاسی ہو کر گریہ و زاری نکرے۔ تاوقتیکہ روح کا کام قدرت سے اُس کے ممبروں میں ظاہر نہو: روح قدس یہاں حاضر ہے۔ اور پنتیکوست پر نازل ہونے کے بعد کبھی واپس نہیں چلی گئی۔ ہاں اکثر ہم اُسکو رنجیدہ کرتے ہیں۔ کیونکہ روح بڑی غیور ہے :: اس لئے مناسب ہے۔ کہ ہم اُس کے حضور ادب۔ اور حلیمی سے چلیں۔ اور سرگرمی سے اُس کے انتظار میں رہیں۔ اور پختہ ارادہ کریں۔ کہ ہر ایک گناہ جو اُس کی غیور طبیعت کو رنجیدہ کرتا ہے۔ ہم میں سے دفع ہو تاکہ وہ ہم میں بسے۔ اور اب سے ہمیشہ تک ہمارے ساتھ رہے +

اے عزیزو روح قدس کا پانا ہمارے لئے اشد ضروری ہے :: عالم بالا کی قوت کے بغیر ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے :: الہی طاقت کو پاکر ہم زندہ ہونگے۔ ہماری دعائیں جناب الہی میں غالب ہونگی :: ہمارا ایمان پختہ۔ ہماری محبت زندہ۔ اور بے ریا۔ روز بروز بڑھنے والی ہوگی :: ہماری امید جلالی ہمارا کلام سننا۔ مفید اور پُر اثر ہوگا۔ اور ہماری پند و نصائح آگ کی طرح سوزاں ہونگی۔ اور گنہگاروں کو خداوند یسوع کی طرف ترغیب دینے میں ہم کامیاب ہوں گے :: چرچ کونسل کے جلسوں میں صاف صاف اپنی رائیں خدا کے جلال کے لئے بیان کرسکینگے جسم و خون روک نہ سکیگا۔ بھیڑ چال کم ہوگی۔ ہم دلاور اور مضبوط ہوں گے :: انسان کا ڈر اور اندیشہ خاک کے خوف سے ہم پر بہت ہی کم اثر کریگا :: روح قدس کے حاصل کرنے میں ہمارے سامنے رسولی کلیسیا کا نمونہ موجود ہے :: اولاً اصاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کلیسیا کے ممبروں نے اپنے آپ کو خدمات الہی کے لئے مخصوص کیا :: ثانیاً مرد و عورت ایکدل ہوئے اور سرگرمی اور استقلال سے دعا اور مناجات میں لگے رہے +

بہت عرصہ گذرا ہے کہ ملک انگلستان میں پارلیمنٹ اور بادشاہ کے درمیان ملکی جنگ ہوا :: بادشاہ کی بہ نسبت پارلیمنٹ کی طرف زیادہ لوگ تھے۔ اس لئے بادشاہ پر بہت مصیبت آئی :: اُس وقت ملک کے کسی شریف اور مالدار آدمی کے لئے یہہ عام بات تھی۔ کہ بادشاہ کو آکر یوں کہے۔ کہ اے بادشاہ سلامت مجھے رنج و افسوس ہے۔ کہ آنحضور سے تخت چھینا گیا۔ اور لوگ بڑی بے ادبی اور بے شرمی سے پیش آئے ہیں :: میں چاہتا ہوں کہ آنحضور کے تخت حاصل کرنے میں مدد دوں :: میں اپنے بیٹے۔ اور نوکر ساتھ لایا ہوں۔ ہم سب کے سب اپنی جانیں اور ہتھیار آپ کے قدموں پر رکھنے میں :: میں نے اپنی زمین گروی کردی ہے۔ اور گھربار سب فروخت کیا ہے۔ اور میں حاضر ہوں تاکہ بادشاہ کے ساتھ جنگ میں مدد دوں :: یہہ جان اور مال کا بادشاہ کے قدموں پر رکھنا ایک عمدہ صدقہ ہے۔ ہاں اس قسم کی جان نثاری ہے جو خدا ہم سے طلب کرتا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ تر گہری +

اس ملک میں مختلف مذاہب کی پارلیمنٹ ہے: کنفرو شس فرقہ ہندو اور محمدی وغیرہ ہیں اور باقی فرقے لبرلز۔ نیچری۔ محمدی۔ برہمو سماج۔ دآریہ ہیں :: انہوں نے خدا کو اپنے دلوں کے تخت سے اتار دیا ہے۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ خدا اُنپر بادشاہت کرے اب یسوع مسیح چاہتا ہے۔ کہ یہاں خدا کی بادشاہت ہو جاوے اور خدا باپ لوگوں کے دلوں کے تخت پر بیٹھے :: اب وہ ایسے اشخاص چاہتا ہے۔ جو خیمہ سے اُس کے ساتھ باہر تخت اٹھانے کو نکل جاویں :: وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اسی طرح اُس پاس آوے۔ جیسا کہ دولتمند اور مالدار اشخاص انگلستان میں بادشاہ کے پاس ملکی جنگ کے وقت آتے تھے۔ اور یوں کہے۔ کہ اے خدا میں اپنا سب کچھ۔ بلکہ اپنی جان اور خاندان بھی تیرے پاس لاتا ہوں۔ تیری عزت میں میری عزت۔ اور تیری بے عزتی میں۔ میری بے عزتی :: میں کلیۃً طور پر تیرے ساتھ شریک ہوں۔ تاکہ میرا بادشاہ اپنے تخت کو حاصل کرے۔ اور تیری بادشاہت پنجاب بھر میں پھیل جاوے :: یہی بات ہے جو خداوند یسوع نے سکھائی ہے کہ ”آسمان کی بادشاہت۔ اور اُس کی راستبازی ڈھونڈو“ :: یہی یسوع خداوند نے اپنی موت اور زندگی سے ظاہر کی :: یہی طریقہ رسولوں کے اعمال میں پایا جاتا ہے :: اگر ہم پختہ اور زندہ آتشی مسیحی ہونا چاہتے ہیں تو ہم بھی ایسا ہی کریں :: ثانیاً ضرور ہے۔ کہ ہم بھی دعا مانگیں :: یسوع نے خود فرمایا ہے (لوقا ۱۱ باب ۹ سے ۱۳ آیات تک) سو میں بھی

تمہیں کہتا ہوں - مانگو تو تمہیں دیا جائیگا - ڈھونڈو تو پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا - کیونکہ ہر ایک جو مانگتا ہے - لیتا ہے - اور جو ڈھونڈھتا ہے - پاتا ہے - اور جو کھٹکھٹاتا ہے - اُس کے لئے کھولا جائیگا :: تم میں سے کون ایسا باپ ہے - کہ جب اُس کا بیٹا روٹی مانگے اُسے پتھر دے - یا مچھلی مانگے - مچھلی کے بدلے اُسے سانپ دے - یا اگر انڈا مانگے اُسے بچھو دے :: پس جب تم بُرے ہو کر اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو - تو وہ باپ جو آسمان پر ہے - کتنا زیادہ اُن کو جو اس سے مانگتے ہیں رُوح قدس دے گا ◆

ہماری دعائیں ضرور ہے کہ سرگرمی سے ہوں :: پیاسے ہو کر آبِ حیات کی شفاف ندی میں پینے کو تیار ہوں - اور داؤد کا تجربہ ہمارا تجربہ ہو جیسا کہ آج کی زبور میں پڑھا ہے - جس طرح سے کہ ہرنی پانی کے سوتوں کی نہایت پیاسی ہوتی ہے - ویسے ہی میری روح اے خدا تیری نہایت پیاسی ہے :: میری روح خدا کے لئے - زندہ خدا کے لئے ترستی ہے - کب میں جاؤں - اور خدا کے حضور حاضر ہوؤں ۴۲ زبور ہماری دعاؤں میں نہ فقط سرگرمی - بلکہ استقلال ہونا ضرور ہے :: ابتدائی کلیسیا نے استقلال سے خدا کے آگے آہ وزاری کی - نہ ایک دن نہ دو دن - بلکہ دس دن دعا ومناجات میں کاٹے ◆

ہم خدا سے یعقوب کی سی کشتی کریں - جب تک ہمارا نام اسرائیل نہ ہو جائے - تاکہ خدا اور انسان کے ساتھ غالب آویں ◆

کلیسیا کی مضبوطی کوائٹ ڈیز میں ہے - کاش کہ ایسے کوائٹ ڈیز کلیسیا میں زیادہ ہوں - جیسے گذشتہ جمعہ کو تھا جس سے ہم نے چرچ کونسل کا شروع کیا - اور ضرور ہے - کہ مرد اور عورت ابتدائی کلیسیا کی طرح ایکدل ہو کر دعا میں لگیں - تاکہ خدا اپنی روح کلیسیا پر انڈیلے - اور ہم میں ہر ایک کی دعا یہہ ہو - اے بے حد قدرت والے آسمانی شعلے رحم کر کے میرے دل کے کوڑے کو جلا - اور گناہ اور خود غرضی کی نجاست وخباثت سے مجھے پاک کر :: اور اے روح قدس آسمانی آگ تو میرے اندر - اور میری ہڈیوں میں ایسی رچ جا کہ میں ہلاک ہونے والی دنیا کے آگے تیرا سچا - اور زندہ گواہ ہوں - اور نجات کی خبروں کو ظاہر کرنے سے رک نہ سکوں - خدا کے جلال کے لئے آمین

جناب اڈیٹر صاحب

بعد سلام عرض آنکہ - کہ براہ نوازش ان چند سطروں کو درج نورافشاں فرما کر ممنون فرماویں ::

شکر خداوند کا - کہ وہ اپنے بندوں کو عجیب حکمت سے سنبھالتا ہے - جیسا کہ آجکل لاہور جیسے شہر میں دیکھا جاتا ہے کہ خداوند کی روح اسجگہہ کے باشندوں کے درمیان بھی کام کر رہی ہے - اور بہت سے نوجوان اپنے آپ کو تاریکی میں معلوم کر کے نور کے متلاشی معلوم ہوتے ہیں - اور چند ایک نے برملا خداوند یسوع مسیح کا اقرار کیا ہے - چنانچہ بھائی مہنگت رائے نے جو ملتان شہر کے ایک معزز خاندان میں سے ہیں - خداوند مسیح کا اقرار بڑی دلیری سے کیا - اُن کو والدین اور خویش اقربا سے بہت سی تکلیفیں پہنچیں - جو اکثر مسیحی ایمانداروں کو پہنچا کرتی ہیں - اور انکا مقدمہ تا حال عمر کے بارے میں عدالت میں دائر ہے :: اور دوسرے بھائی گیسر سنگہ نے - جو موضع ڈروَلی ضلع فیروزپور کے رہنے والے ہیں - آج صبح کے ۹ بجے کے قریب نولکھہ چرچ میں مسیحی جماعت کے سامنے خداوند مسیح کا اقرار کیا - اور ڈاکٹر جے - ایچ - آر بیمن صاحب کے ہاتھ سے خدا باپ - اور بیٹے - اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ پایا :: یہہ شخص ایک معزز خاندان سکھوں میں سے ہے - جن کو اُس علاقہ کے لوگ گرو کے طور پر مانتے ہیں - جو بھائی بھوگ سنگہ کے نام سے مشہور ہے :: آج کل یہہ نوجوان میڈیکل کالج کے اسسٹنٹ سرجن کلاس کے تھرڈ ایر میں پڑھتے ہیں - ان کے بپتسمہ پر گرجہ مسیحی بھائی اور بہنوں سے پر تھا - اور گیتوں کی سریلی آواز سے جو اس نو مرید کے اصطباغ پر گائے گئے - گرجہ کی عمارت گونج اُٹھی :: ہم اُس نوجوان کے واسطے خداوند سے دعا مانگتے ہیں - کہ وہ اپنے فضل سے اُس کو ایمان اور مضبوطی عطا فرماوے - تاکہ وہ مسیح کا سچا سپاہی بن کر ایمان کی اچھی لڑائی لڑے - آمین ◆

الراقم

آپکا مسیح میں بھائی ڈاکٹر بسنت سنگہ

لاہور مشن کمپونڈ نولکھا ::

جناب اڈیٹر صاحب

یہہ خط میرے پرانے دوست دتا سنگہ کا مجھے ملا ہے - اسکو درج نورافشاں کر کے بندہ کو ممنون فرماویں :: یہہ شخص کنڈی گھاٹ کے پاس ایک ٹھیکہ ہی وہاں کا باشندہ ہے - اور ایک خاندانی آدمی ہے - اور شملہ پر اپنے کاروبار کے واسطے چند روز کیواسطے آیا ہوا تھا - اس سبب سے بندہ سے ملاقات ہو گئی تھی - اور تب ہی سے یہہ متلاشی حق ہے :: مسیحی بھائیوں کی خدمت میں التجا ہے - کہ اسکے لئے دعا کریں تاکہ وہ مسیح پر جلد ایمان لا کر نجات کا وارث بن جائے :: زیادہ اداب ◆

راقم بندہ

این سالومن یونین چرچ شملہ

نقل خط

جناب منشی جی صاحب آپ کو روشن ہوئے - کہ میں پربھو کرشٹ کے دیا سے راضی خوشی ہوں :: اب میرے دل میں یہہ خوشی پیدا ہو رہی ہے کہ میں کب پربھو کرشٹ پر ایمان لاؤں - اور اُس کے جھنڈے میں شامل ہوں - لیکن دنیا کے لوگ پربھو کرشٹ پر ایمان لانے سے انحراف کرتے ہیں :: آپ میرے واسطے پربھو کرشٹ سے دعا کریں - تاکہ میں جلد عیسائی ہو جاؤں :: فقط سیر اسلام - تاریخ ۲۳ - اپریل ۱۸۹۴ء

راقم دتا سنگہ

منقولات

شاہِ برہما کا تاج

ولایت کے اخبار ہر طرح کی خبریں اور دلچسپ معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے ان کے رپورٹر دنیا کے کل ملکوں میں گشت لگاتے رہتے ہیں۔ رشوتیں دیتے ہیں صعوبتیں اُٹھاتے ہیں سفر کرتے ہیں اور ناظرین کے لئے کہیں نہ کہیں سے دل خوش کن خبروں کا شکار لے آتے ہیں۔ جنہیں لوگ بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور اُن کی تلاش اور جستجو پر عش عش کرتے ہیں۔ مسٹر مین کو جہاز سے اُترتے دیر نہیں ہوئی کہ پال مال گزٹ کے رپورٹر صاحب آموجود ہوئے اور فلرد کابل اور امیر صاحب کے متعلق سوالات کرنے شروع کئے۔ بمبئی میں فساد ہوا اور فوراً ایک اخبار کے نامہ نگار صاحب مسٹر داوابھائی نوروجی کے پاس جا پہنچے تاکہ اس کشت خون کی علت غائی معلوم کریں جو اس بڑے شہر میں پچھلے سال ظہور میں آیا تھا اس قسم کے رپورٹ "انٹرویو" کہلاتے ہیں آج کل شاہ برہما کے تاج کے متعلق وائٹ نامی گورہ سپاہی کا ولایت سے آنا اور گورنمنٹ کا اس سے ۱۰ فیصدی انعام کے وعدہ کرنیکا اخبارات میں زیادہ چرچا ہے اس لئے پال مال گزٹ کے انٹرویو صاحب ایک برہمی شاہزادے کے پاس جو ولایت میں بیرسٹری کی تعلیم پاتا ہے کھوج لگا کر پہنچے اور وہاں جو کچھ گفتگو ہوئی چونکہ وہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے لہذا اسکا خلاصہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ رپورٹر نے کہا۔ مجھے اُمید ہے کہ حضور شاہ تھیبا کے تاج کے متعلق صحیح صحیح حالات بیان فرما کر ممنون کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ صرف آپ سے پتہ ٹھیک ٹھیک لگ سکتا ہے +

شاہزادہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپکو کچھ زیادہ نہ بتا سکوں گا جس وقت جنگ ہوئی تھی میں برہما میں موجود نہ تھا +

رپورٹر۔ کیا آپ خیال نہیں کرتے کہ سوپیالٹ نے اس تاج کو ضایع کر دیا ہو گا۔ اُس کو کب یہہ گوارا ہو سکتا تھا کہ وہ انگریزوں کے قبضہ میں آ سکے جانے دیتی جنسے اُسکو ازحد نفرت ہے؟ +

شہزادہ (گردن ہلا کر) ہرگز نہیں۔ سوپیالٹ (برہما کی مہارانی) بہت بدمزاج تھی لیکن وہ برہمی عورت تھی۔ ٹھیٹ برہمی شاید آپ کو معلوم ہو۔ اور کوئی برہمی شاہی تاج کو ضرر نہ پہنچائے گا برہمی لوگ سر کی نسبت ایک خاص عزت کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ لوگ سر کو نہایت متبرک سمجھتے ہیں اور تاج تو گویا ڈبل مقدس تھا۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ وہ برہما کا شاہی تاج تھا دوسرے یہہ کہ وہ بادشاہ کے سر پر رکھا جاتا تھا۔ سوپیالٹ گرچہ نہایت ظالمہ تھی لیکن تاج کے ساتھ وہ ہرگز گستاخی سے پیش نہ آئی ہو گی۔ چونکہ وہ برہمی تھی اس لئے اس کا اعتقاد یہہ تھا کہ تاج ہرگز انگریزوں کے قبضے میں نہیں جا سکتا +

رپورٹر۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ تھیبا اور اُس کی ملکہ تاج اور شاہی مراتب اپنے ساتھ لے گئے ہیں جبکہ وہ منڈلے سے روانہ ہوئے تھے؟ +

شہزادہ۔ یہہ کیونکر ممکن تھا۔ اتنی فرصت انکو کہاں ملی۔ ہاں بعض جواہرات شاید وہ لے گئے ہوں لیکن تاج اور گوسالہ طلائی تو ہرگز نہ لے گئے ہوں گے کیونکہ وہ بھاری تھا +

رپورٹر۔ کیا آپ اس سپاہی کی رپورٹ کو یقین کرتے ہیں جس کا آج کل اخبارات میں بہت چرچا ہے؟ +

شہزادہ۔ لڑائی میں بہت سی چیزیں چرائی گئی ہوں گی۔

رپورٹر۔ آپ اُمید کرتے ہیں کہ تاج اور جواہرات وغیرہ مل جائینگے؟ +

شہزادہ۔ یہہ میں نہیں جانتا لیکن بہت سے برہمیوں کا یہہ عقیدہ ہے کہ کسی انگریز کے ہاتھ وہ تاج ہرگز نہیں آ سکتا

رپورٹر۔ اگر تاج ملجائے تو وہ کس کی ملکیت سمجھی جائے گی۔

شہزادہ۔ تاج تھیبا کی ملکیت ہے یا شاہی خاندان کے لوگوں کی خواہ وہ برہما میں ہوں یا چین میں یا کسی اور جگہ یہہ شاید گورنمنٹ آف انڈیا اسکو مال غنیمت خیال کرے۔ لیکن اہل برہما اس کو شاہ تھیبا کا حق سمجھتے ہیں اور وہ مر جائے تو اُس کے وارثوں کا۔ اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ جب تھیبا نے اپنے تئیں انگریزوں کے حوالہ کیا ہے اور کاغذ گرفتاری پر دستخط کئے ہیں تو اُس میں کہیں تاج یا دیگر جواہرات کا ذکر نہیں کیا +

رپورٹر۔ براہ مہربانی ان بیش بہا جواہرات اور شاہی مراتب کی تفصیل تو بتلائیے جو گم ہوئے ہیں؟ +

شہزادہ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تاج اور سنہرا اور طلائی اُگالدان طلائی مرصع پاندان اور بہت سی اور قیمتی چیزیں؟ مرصع ہار جواہرات کا کوٹ بہت سے طلائی باسے مہارانی کا تاج +

رپورٹر۔ تاج کس صورت کا بنا ہوا ہے؟

شہزادہ۔ ٹوپی کی مانند ہے۔ بہت وزنی بیشمار قیمتی جواہرات سے مرصع ہے اور آگے کی طرف ہیروں کا خوشنما طاؤس بنا ہوا ہے طاؤس ہمارا قومی نشان ہے +

رپورٹر۔ شہزادہ صاحب پاندان کیا ہوتا ہے؟ +

شہزادہ۔ برہما کے لوگ ہندوستانیوں کی طرح پان کھاتے ہیں اور اس طلائی پاندان میں تھیبا کے پان رکھے جاتے تھے میں شہزادہ نہیں ہوں بلکہ جیسا کہ آپکے ہاں ڈیوک ہوتے ہیں ایسا سمجھ لیجئے۔ مجھے شاہی خاندان سے کچھ تعلق نہیں ہے +

رپورٹر۔ لیکن آپ تھیبا کے بھتیجے تو ہیں؟ +

شہزادہ (برافروختہ ہو کر) نہیں۔ نہیں میں اس خاندان سے نہیں ہوں۔ میں قدیم شاہان برہما کی نسل سے ہوں میں خالص برہمی ہوں۔ تھیبا آپ جانتے ہیں شان سے تعلق رکھتا تھا۔ تھیبا زبان شان کا لفظ ہے +

رپورٹر۔ شاہ تھیبا کو آپنے دیکھا ہو گا وہ کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے؟ +

شہزادہ۔ ہاں اچھی طرح سے میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی۔ سارا قصور اسکی مہارانی کا ہی۔ اور بدنامی اس کو برداشت کرنی پڑی۔

رپورٹر۔ اس کی شراب نوشی کا کیا حال تھا؟

شہزادہ۔ یہہ محض بہتان ہی اس نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔

واقعات اور دلائل

بیماروں کو حکیم کی ضرورت ہی

مدراس کی عیسائیوں کی مکتی فوج نے بہت سی عورتوں کو گنہگارانہ زندگی سے بچایا ہی۔ اکثر زنان بازاری مفلسی کے باعث گنہگاری کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہیں اس گروہ کی امداد کو مکتی فوج نے ایک خیرات خانہ جاری کیا ہی جس میں ہر ایک مذہب کی طوائف نان و نفقہ پا سکتی ہیں۔ ان کو ہدایت کیجاتی ہی کہ وہ پلید زندگی ترک کریں۔ اور نیک راستے پر چلیں: اس پر سیول اینڈ ملٹری نیوز لکھتا ہی کہ۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سی طوائف عیسائی ہو جائینگی مگر بجائے اس کے کہ وہ ملک کا اخلاق خراب کریں یہی بہتر ہی کہ وہ عیسائی ہو کر عمدہ زندگی گذاریں عیسائیوں کے مذہبی اعتقادات خواہ کیسے ہی ہوں لیکن بعض نیک کاموں میں ہندو مسلمانوں کو ان کی تقلید کرنی چاہیے۔

معاملات ریاست بہاولپور

اخبار عام ناقل ہی کہ:۔ ہمارے پاس ایک نہایت دردناک خط ریاست بہاولپور سے ایک مسلمان اہلکار کے قلم کا لکھا ہوا آیا ہی کہ جس کے مختصر الفاظ یہہ ہیں کہ ریاست بہاولپور میں غضب اندھیر اور قہر الٰہی نازل ہو رہا ہی۔ نواب صاحب نے کچھ عرصہ گذرا ہی کہ لاہور کے بیرون سوجی دروازہ میں رہنے والی ایک میم سے جس کا نام مسز سکنر ہی شادی کرلی ہی حالانکہ نواب صاحب کے گھر میں ۲۰۰-۳۰۰ سنکوحہ عورتیں ہیں۔ اب تمام بیگمات اور سب سے خاص بیگم بھی نہایت سخت تکلیف میں ہیں کیونکہ نواب صاحب نے گھر کا جانا بند کر دیا ہی۔ جس روز سے میم صاحبہ تشریف لائی ہیں۔ نواب صاحب کا یہہ حال ہی کہ میم صاحبہ کو تمام دن ساتھ لئے ہوئے اِدھر اُدھر چکر لگاتے پھرتے ہیں۔ اور ریاست کے انتظام کو خیرباد کہکر شراب اور افیون کے نشہ میں مست رہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ بہت سے حالات پوست کندہ لکھے ہیں۔ جو تمام اگر سچ ہیں تو واقعی نہایت سخت غضب کی بات ہی۔ نواب صاحب انگریزی تعلیم یافتہ ہیں۔ افسوس ہی کہ انگریزوں کی خوبیوں کو ہم عمل میں نہ لاویں۔ ایک ان میں یہہ خوبی ہی کہ ایک سے زیادہ دوسری جورو کسی صورت میں نہیں رکھتے۔ تعجب ہی کہ ۳۰۰-۲۰۰ بیگمات کی موجودگی میں بھی نواب صاحب کو ایک اور میم لانی پڑی! اب ان بیگمات کے دل پر کیا صدمہ گذرتا ہوگا: خط میں یہہ بھی لکھا ہی کہ ملتان کا سوداگر کسی ..... اس میم کو بہاولپور لایا ہی۔ اُس کی اندھادھند خاطر ہو رہی ہی: وزیر صاحب کی نسبت بھی کچھ ٹوٹکے لکھے ہیں: ہم پھر کبھی مفصل ان معاملات پر لکھیں گے۔

آزادی کو بدی کا پردہ بنانا

سٹیشن دارجیلنگ پر ایک لیڈی صاحبہ ایک چھوٹی لڑکی لئے گاڑی سے اُتریں اور ایک مسافر لیڈی کو لڑکی دی کہ ذرا لئے رہو میں اپنا اسباب لے آؤں۔ لیڈی صاحبہ لڑکی دے کر اس طرح غائب ہوئیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ غالباً یہہ بیچاری چھوکری ناجائز طور سے ماں کی بدولت اس عالم (دنیا) میں آئی۔ واہ رے چھوٹی آزادی۔ اب یہہ لڑکی نوالا کی بی بی کے پاس ہی دیکھئے اسکی پرورش کیونکر ہوتی ہی۔ بہر حال یہہ لڑکی قابل رحم ہی۔

باپ لڑکے کا قاتل

ممالک متوسط میں ایک شخص اس جرم پرسش سپرد ہوا کہ اُس نے اپنے سات سال کے بچے کو مار ڈالا تھا جب ملزم عدالت میں لایا گیا تو بہت ہی اندوہگین اور افسردہ معلوم ہوتا تھا اُس نے بیان کیا کہ یہی میرا اکلوتا بیٹا تھا اور مجھے اس سے بہت محبت تھی۔ لیکن کچھ عرصے سے ایک جن میرے سر پر چڑھا ہوا تھا اور کسی نہ کسی کی جان لینے کو کہتا تھا۔ ایک روز اُس نے مجھسے کہا کہ تیرا لڑکا دروازہ پر کھیل رہا ہی اُسے قتل کر اور کلہاڑی تلاش کرکے مجھے دکھاتا ہوا وہاں لے گیا۔ بچہ کا مارنا کچھ آسان نہ تھا میں نے اُسے سات کلہاڑیاں ماریں۔ ہر ایک ضرب پر وہ بھاگ جانا چاہتا تھا۔ مگر ساتویں کلہاڑی کے پڑتے ہی جان بحق ہوا۔ شخص مذکور یہہ بیان کرکے بہت رویا اور دیوانہ ہو گیا۔ گواہوں نے ظاہر کیا کہ یہہ شخص اکثر مکان کے گوشہ میں ہفتوں تک خاموش بیٹھا رہتا تھا ہمارے خیال میں ارتکاب جرم سے پہلے بھی یہہ صحیح الحواس نہ ہوگا۔

خبطی انجن ڈرایور

۲۴- اپریل کو وہ مسافر گاڑی جو سب سے پہلے شیلے سے کلکتہ کو جاتی ہی اُس کا انجن ایک طرف گاڑیاں جوڑنے کے منتظر کھڑا تھا۔ اتفاق سے ایک سودائی آدمی وہاں پہنچ گئے اور انجن ڈرایور کو غیر حاضر دیکھ کر خود چڑھ گئے۔ اور ایک کل کو مروڑ دیا جس سے انجن چل نکلا۔ اور خوب زور سے سیٹی دینے لگا۔ آپ نے کل کو برابر دبائے رکھا اور انجن نے تیز رفتاری اختیار کی بہر تمام سٹیشن میں کھلبلی مچ گئی۔ آخر الامر انجن ڈرایور نے بمشکل تمام انجن پر سوار ہو کر اُسے ٹھہرایا۔ سودائی صاحب گرفتار کئے گئے۔ جب اُن سے پوچھا کہ آپ کون ہیں کہاں سے تشریف لائے تو

فرمانے لگے کہ میں شاہنشاہ روس ہوں اور مجھے انجمن ہائے [illegible] کا کامل اختیار تھا۔ اب یہہ ایک پاگل خانہ کی ہوا کھاتے ہیں +

جنگ کے خواب

انگریزی اخباروں میں آجکل یورپین طاقتوں کی دوستی و مخالفت کی نسبت خیالی مضامین متواتر شایع ہو رہے ہیں۔ ان مضامین کا سر پیر آنا مشکل ہے جس کسی کے خیال میں جو واہی تباہی بات آتی ہے حوالہ قلم کر دیتا ہے اور اخبار نویس ہے کہ ان خیالات کو ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ یہہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ کسکا خیال سچ ہے اور کس کا گمان غلط ہے۔ ایک نامہ نگار نے یہہ خبر معلوم کرکے کہ شہنشاہ جرمن برٹش فوج کی رجمنٹ ڈریگون کے کرنل مقرر کئے گئے ہیں یہہ سوال کیا ہے کہ اب فرض کرو کہ انگلستان اور جرمنی میں لڑائی ہو۔ شاہی کرنل اور فوج ڈریگون کے متعلق کیا کارروائی ہوگی؟ کیا وہ رجمنٹ جرمن فوج کے ساتھ ملجائیگی۔ یا کرنل صاحب کو انگلستان میں بلا کر رجمنٹ ڈریگون کی افسری پر مقرر کریں گے۔ اگر یہہ بھی نہ کریں گے تو کیا قطع تعلقات کے باعث شہنشاہ جرمن کو لکھا جاویگا کہ وہ اپنے کاغذات ارسال کریں یا بغیر رخصت کے غیر حاضری کے جرم میں اُنکو موقوف کیا جاویگا یا اُنکو مجبوراً پنشن دیجاویگی؟ سایل کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسی صورت میں شہنشاہ جرمن اس عہدہ سے مستعفی ہونگے۔ شہنشاہ جرمن کا نام لینا فضول ہے کیونکہ خود پرنس آف ویلز کئی غیر طاقتوں کے فوجی افسر ہیں اور خود حضور قیصرہ ہند فوج جرمن کی کرنل ہیں + (عام)

جعلی ریلوے ٹکٹ

لنڈن گزٹ نے یہہ عجیب خبر لکھی ہے کہ بہ سیالکوٹ کے چند لوگوں نے باہم ملکر ریلوے کے ٹکٹ جعلی بنانے شروع کئے تھے۔ وہ اُن ٹکٹوں کے ذریعہ سے مختلف مقامات کی سیر کرتے رہے تھے آخر کار پکڑے گئے اور اب مقدمہ مسٹر وار برٹن صاحب کے زیر تفتیش ہے۔ سنا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تلاشی کے وقت ایک مشین تاریخ ڈالنے کی نکلی ہے جو سیالکوٹ کے سٹیشن سے کچھ عرصہ ہوا چوری گئی تھی۔ ایک ریلوے ملازم بھی اس میں شریک پایا گیا ہے جو ان لوگوں کا رشتہ دار ہے +

بغاوت کا خوف

لنڈن ایک عجیب شہر ہے جس کو روئے زمین کے تمام ممالک کا مرکز کہنا چاہئے۔ روس کی خبر ہو تو پہلے لنڈن سے، فرانس کی روم کی جرمنی اور آسٹریا کی خبر ہو تو پہلے لنڈن سے تھی کہ افغانستان کی خبر بھی پہلے لنڈن سے آتی ہے: سرحد شغنان پر پچھلے سال جو وقوعہ ہوا تھا سب سے پہلے لنڈن کے اخبار ٹائمز نے اُس کی خبر دی ہے۔ ہندوستان کے اخبار پاینیر کو پیچھے معلوم ہوئی: لیکن تازہ ترین خبر جو لنڈن سے آئی ہے نشان بغاوت کی نسبت ہے جو ہندوستان میں نمودار ہوا۔ ہندوستان کے بھی مقام آگرہ میں۔ حالانکہ اس نشان بغاوت کی خبر ابھی تک خود ہندوستان کے کسی دیسی یا انگریزی اخبار کو معلوم نہیں تھی: ہندوستان میں اس بات کا چرچا ضرور تھا کہ صوبہ بہار کے مقام جنک پور میں ایک تالاب خود بخود نمودار ہو گیا ہے اور تمام صوبہ کے آموں کے درختوں پر مٹی کا گول نشان کیا گیا ہے: تمام لوگ حتی کہ حکام تک حیران تھے کہ کیا معاملہ ہے اور بعض اخباروں مثل پاینیر نے اس نشان کو ایک گہری سازش کا نتیجہ سمجھا اور تشویش انگیز مضامین میں اندیشہ ظاہر کیا کہ اس وقوعہ سے سخت تاریک قسم کی عام بغاوت کا پیدا ہونا ممکنات سے ہو سکتا ہے۔ لنڈن کے اخبار ٹائمز نے اس خبر پر ایک لمبا مضمون شایع کیا اور اُس میں اخبار پاینیر کے خوف کی پرزور الفاظ میں تائید کی بلکہ لکھا کہ ۱۸۵۷ء میں بھی اسی قسم کے آثار معلوم ہوئے تھے۔ یہہ بھی ۱۸۵۷ء کی چپاتیوں کے سے نشان ہیں اور جس طرح اُس زمانہ میں بغاوت پھوٹی تھی ایسا ہی اندیشہ اب بھی ہے۔ نیز لکھا تھا کہ حکام ہند خبردار ہوں اور ایسا نہ ہو کہ غفلت کے باعث اور قسم کا گل کھلے: اسکے بعد ایک اور اہل الرائے انگلو انڈین نے لنڈن کے اخباروں میں اس نشان کو احتمال بغاوت سے منسوب کیا۔ اتنے میں خبر آئی کہ آگرہ میں فوج نے سچ مچ بغاوت کا ارادہ ظاہر کیا ہے گویا کہ پیشنگوئی کی تصدیق ہو گئی: الغرض لنڈن کے اخبار اس بغاوت کی نسبت بہت زور سے بحث کر رہے ہیں اور بقول انکے یہہ معاملہ ایک عام بغاوت کا پیش خیمہ ہے +

رائی کا پہاڑ

اب یہہ واضح ہونا چاہئے کہ آگرہ میں کونسا وقوعہ پیش آیا جس پر یہہ طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا ہے: لنڈن کی خبر کے بعد جو انگریزی اخباروں نے تحقیقات سے معلوم کیا کہ آگرہ میں [illegible] رجمنٹ میں ایک [illegible] واقع ہوئی۔ تفصیل اسکی اجمالی یوں بیان کیجاتی ہے کہ اس رجمنٹ کے ایک ہندوستانی مسلمان حوالدار نے ایک رنگروٹ کو کسی بات کیلئے پیٹا تھا۔ بجز رنگروٹوں نے اس حرکت کو عام ہتک پر محمول کیا اور کہا کہ ہم نوکری نہیں کرینگے۔ [illegible] سمجھا کر جایا لیکن اس پر [illegible] نامنظور ہے۔ رنگروٹوں نے بعض کو دوسری جگہ جانے کے حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کیا۔ اس جرم میں وہ سب گارڈ روم میں رکھے گئے تاوقتیکہ کورٹ مارشل کے روبرو واجبہ تحقیقات کے اُن کو سزائے واجب دیجاوے۔ یہہ معاملہ ہے کہ جس کو اسبات سے منسوب کیا گیا ہے کہ تمام دیسی فوجیں بغاوت پر تیار ہوئی ہیں اور لنڈن کے اخبارات ہیں کہ اخبار پاینیر کی دیکھا دیکھی ہوشیار قسم کے واہی تباہی خیالات ظاہر کرنے لگے +

اخباروں کی رائیں

بہرحال لنڈن کے انگلو انڈین عہدہ دار نہایت کوشش سے قوم کے دلسے یہہ خیال رفع کرنیکی کوشش کر رہے ہیں کہ آگرہ کا وقوعہ ایک عام بغاوت کا پیش خیمہ ہے۔ یہہ صوبہ بہار کے آموں کے درختوں کو پولیٹیکل حالات سے کچھ تعلق ہے۔ ہندوستان میں [illegible] کہ اس کیا امر ہے کیونکہ یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ تمام [illegible] ایک ہی قسم کے نشان [illegible] معلوم ہو چکی ہے [illegible] کرتے لگائے گئے۔ باوجود اس کے ذی رائے لوگ انہیں کہتے کہ اسکا پولیٹیکل حالات سے کچھ تعلق ہے بلکہ وہ یقین کرتے ہیں کہ یہہ معاملہ مذہبی خیالات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے چنانچہ ہزارہا لوگ جنک پور کے تالاب کے درشن کو دور دور سے چلے جا رہے ہیں جس سے وہاں کے پوجاریوں اور برہمنوں کے تو بارہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر الفرڈ لائل صاحب نے لنڈن کے اخبار ٹائمز کو لکھا ہے کہ وقوعہ مذکورہ سے بغاوت کا خوف کرنا بالکل نامناسب ہے اور لارڈ [illegible] صاحب اور لارڈ [illegible] صاحب اور سر لیپل گریفن صاحب نے بھی اس بارہ میں خطوط شائع کئے ہیں۔ جن میں سر الفرڈ کے بیان کی تائید کی ہے اور لکھا ہے کہ وقوعہ مذکور محض مذہبی ہے اور پولیٹیکل معاملات کے ساتھ اس کا کچھ واسطہ نہیں ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

مسٹر گلیڈسٹون کو ایک امریکن اخبار نے لکھا کہ آپ پانچ ہزار پونڈ لیں اور پچیس آرٹیکل اخبار کے لئے لکھ دیں۔ لیکن جواب دیا گیا کہ "اب بڈھا ہو گیا ہوں۔ معاف فرمائیں" ۵۰۰۰ پونڈ ایک لاکھ روپئے کے مساوی ہیں ÷

مکتی فوج کے جنرل بوتھ صاحب اپنی عیسائی زندگی کا جشن جوبلی جولائی سنہ رواں میں منانے والے ہیں۔ اس تقریب پر ستتر ہزار پونڈ کا چندہ ترقی مکتی فوج کے لئے صرف کیا جائیگا

مکتی فوج کا ہندوستان کی طوائف کی طرف متوجہ ہونا۔ اور ان کا گرگناہ زندگی سے تائب ہو کر زندگی بخش طریقہ اختیار کرنا بعض لوگوں کے لئے نکتہ چینی و حقارت کا باعث ہے۔ مگر اس اخلاقی خرابی کو دفع کرنے کی نہایت ضرورت ہے ÷

یونان میں ۳- مئی کو پھر زلزلہ آیا اور رہے سہے کھنڈرات جو نیم مسمار حالت میں کھڑے تھے سب کی صفائی کر گیا۔ اس زلزلہ سے زمین میں تین میل لمبا شگاف ہو گیا ہے ÷

بقول ڈاک ولایت خدیو مصر دختر سلطان روم کے ساتھ منسوب کئے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس رشتہ سے خدیو کی وقعت انگلستان کی نظر میں ضرور بڑھ جائے گی ÷

سوڈان سے سخت خونخوار جنگ کی خبر آئی سلطان بادر قتل ہوا۔ ۵۰ ہزار سپاہ شریک جنگ تھی۔ حملہ آور مسمی رابح بھی قتل ہوا۔ گوکہ میں سخت انقلاب پھیلا ہوا ہے ÷

یورپ میں دیا سلائی بنانے کے پانچ ہزار کارخانے ہیں۔ جو ہر سال ۱۶ کروڑ روپیہ کی دیا سلائیاں بناتے ہیں۔ ایک کارخانے میں ایک روز میں ۵۰ لاکھ دیا سلائیاں تیار ہو سکتی ہیں ÷

صوبہ بہار میں آموں کے درختوں پر مٹی وغیرہ کے نشانات کی بابت لنڈن میں بدستور تشویش ہے۔ سر الفرڈ لائل صاحب نے لکھا کہ اس امر کو پولیٹیکل امور سے تعلق نہیں۔ محض مذہبی خیال ہے ÷

صوبہ بہار کے آم کے درختوں پر گول حلقوں کے بارہ میں لارڈ لینسڈون اور سر لیپل گرفن نے سر الفرڈ لائل کی تائید کی کہ ان نشانوں کا ظہور مذہبی بنا پر ہے۔ ملکی معاملات سے کچھ سروکار نہیں ÷

دہلی میں دریبولا دو عورتوں کی ناکیں دانتوں سے کاٹی گئیں۔ ملزم بری ہو گئے۔ شاید چھری چاکو وغیرہ کسی آہنی اوزار سے کاٹی جاتیں تو کاٹنے والے سزایاب ہوتے ÷

دہلی میں ہیضہ بہت پھیلا ہوا ہے۔ فوج قلعہ گیر کے سپاہی بھی اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ آتشزدگی کا بھی زور شور ہے۔ لالہ کیشو داس آنریری مجسٹریٹ نے استعفا دیدیا ہے ÷

کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک پاگل آدمی گورنمنٹ ہوس میں گھس گیا اور بولا کہ میں وائسرائے ہوں۔ سپرد پولیس ہوا۔ بارانی قمار بازی کا بازار گرم ہے۔ سیکڑوں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں ÷

کلکتہ میں ایک مسلمان کو ایک کتے کے پلے سے بے رحمی کرنے کے جرم میں چودہ روز قید کی سزا دی گئی۔ ایک وقت تھا کہ وہ آدمیوں کے ساتھ بے رحمی کرنے پر بھی بے جرم سمجھے جاتے تھے ÷

فرخ آباد۔ برہما کے جنم قیدیوں جوزو اور پوکھی کو جنہوں نے سنٹرل جیل میں گنگا رام لوہار کو مار ڈالا تھا عدالت سشن جج سے پھانسی کا حکم ہوا۔ اپیل کرنے اور سزائے موت سے بچنے کو نا منظور کیا ÷

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ متعصب مولوی مسیح اللہ مسلمانوں سے اپیل کر رہے ہیں کہ گاؤکشی کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ کہتے ہیں انہوں نے مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کی ضرورت کے بارہ میں پایونیر میں ایک آرٹیکل لکھا ہے ÷

باندہ میں ایک عورت کو پھانسی دیگئی۔ اس بیرحم عورت نے ایک سوا ہم مہینے کے بچہ کو چار روپیہ کے زیور کے لالچ سے مار ڈالا تھا۔ بچوں کو فی زمانا ایک تانبے کا چھلا تک پہنانا غیر مناسب ہے ÷

علی گڈھ کے سوشیل کلب کی نویں سالگرہ کے جلسہ میں ایک محمدی صاحب اس لئے نہ گئے کہ پھاٹک پر لفظ "کلب" عربی میں کتے کو کہتے ہیں لکھا ہوا تھا۔ اور ایک محمدی صاحب نے کرسیوں پر جلسہ کرنا ناجائز سمجھ کر شرکت سے انکار کیا!

بدایوں کے میگھ سنگھ ورود سنگھ مشہور ڈاکو جو پولیس کی حراست سے نکل کر بھاگ گئے تھے انہیں اب پھر مسٹر ہاسکنس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے ÷

سیالکوٹ میں ایک عیسائی گاڑیبان کو گھوڑے سے بے رحمی کرنے کے جرم میں نو ماہ قید کی سزا مع جرمانہ دی گئی۔ عیسائی۔ اور بے رحم۔ دنیا میں بڑا اجتماع نقیضین ہے ÷

مہاراجہ صاحب پٹیالہ بھی خبر ہے کہ عنقریب ولایت کو جانے والے ہیں۔ یہ خبر بے بنیاد نکلی کہ پٹیالہ کے سردار پرتاپ سنگھ کو لوگوں نے زہر دیکر مار ڈالا ÷

ضلع لاہور کے چار دیہات پر بجرم بدعنوانی چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس قائم کی جائیگی۔ اور اس کا خرچ ۵۰۸۳ روپیہ وہاں کے باشندوں سے وصول کیا جائے گا ÷

رسالہ تھیوسوفسٹ میں شایع ہوا ہے کہ۔ نہ تو مسز بیسنٹ نے ہندو دھرم قبول کیا۔ اور نہ انہوں نے گنگا اشنان کیا۔ ہندوؤں نے بیفائدہ انہیں سنت دیوی کا خطاب دیا ÷

لاہور۔ آریہ سماج کے دو سماج ہو جانے پر آریوں میں بحث ہے کہ ان دونوں میں سے کس کو حقیقی آریہ سماج ماننا چاہئے۔ دیکھئے اس جھگڑے کا فیصلہ کیونکر ہوتا ہے ÷

بقیہ روئداد

نمبر ۱۱ - روبکار صاحب مہتمم مدارس ضلع لودیانہ بطلب للعہ بنابر انعام طلبا جو جلسہ سالانہ ورزش میں دیا جاویگا ورائے سب کمیٹی تعلیم دربارہ دئے جانے روپیہ مذکور +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ منظور ہو للعہ دئے جاویں +

نمبر ۱۲ - رپورٹ صاحب سکرٹری میونسپل ظہری عرضی ہیرا لعل مالک مکان مدرسہ واقعہ محلہ رحمت اللہ ورائے سب کمیٹی تعلیم دربارہ اضافہ عہ کرایہ ماہوار مکان مدرسہ مذکور یعنے بجائے ہے پانچ روپیہ دیا جاوے +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ منظور ہو بجائے ہے کے صر شروع ماہ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے دئے جاویں بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب اطلاع دیجاوے کہ ماہ اکتوبر و نومبر ۱۸۹۳ء کی بابت سے آیندہ کے ماہ کے حساب میں درج کرے +

نمبر ۱۳ تخمینہ جات جو برائے منظوری پیش ہوئے +

اتفاق رائے تجویز ہوئی کہ تخمینہ جات منظور کیے جاویں +

نمبر ۱۳/۱ مرمت پل اور پرسٹک جانب جنوب کمیٹی باغ متصل مکانات رنگ سازاں للعہ +

نمبر ۱۳/۲ سفیدی طولن ہال عہ +

نمبر ۱۳/۳ دری فرش و چٹائی کمرہ شفاخانہ عہ +

نمبر ۱۴ - رزولیوشن نمبر ۲۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۸۹۳ء دربارہ تجویز قیمت دوائی شفاخانہ +

تجویز ہوئی کہ جن اشخاص کی آمدنی لعہ روپیہ ماہوار ہو وہ ۴ر اور جن کی آمدنی لعہ روپیہ سے ما تک ہو وہ ۸ر اور ما سے زیادہ آمدنی والا اور صہ سے کم ایک روپیہ ماہوار دیوے اور جن کی آمدنی صہ سے زیادہ ہو وہ عہ روپیہ ماہوار چندہ اور یا نصف قیمت ادویہ ادا کرے اور فہرست چندہ دینے کے لایق لوگوں کی معرفت صاحب سول سرجن بہادر و اسسٹنٹ سرجن کی خدمت میں مرسل ہووے اور جو لوگ خود قیمت دیا کریں صاحب اسسٹنٹ سرجن اُن کے نام کمیٹی میں بھیجا کریں اور صرف اُن اشخاص کے نام بھیجا کریں جو خود قیمت ادا کرتے ہوں اور نہ چندہ دیتے ہوں +

نمبر ۱۵ - رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۲ر نومبر ۱۸۹۳ء دربارہ طیاری قواعد جدید بابت کفن دفن و حیات ممات وغیرہ ورائے صاحب وائس پریزیڈنٹ کہ جب تک قواعد مرتبہ گورنمنٹ صادر نہوں تب تک جدید قواعد بنانے کی ضرورت نہیں ہے +

تجویز ہوئی کہ انتظار آمد نقشہ گورنمنٹ کا کیا جاوے +

نمبر ۱۶ - رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۲ر نومبر ۱۸۹۳ء ورائے صاحب وائس پریزیڈنٹ کہ ہم کلکتہ جانے والے ہیں انکی جگہہ کوئی اور صاحب واسطے طیاری مسودہ کے ممبر سب کمیٹی مقرر کیا جاوے +

تجویز ہوئی کہ تا آنے صاحب وائس پریزیڈنٹ کے ملتوی رہے +

نمبر ۱۷ - چٹھی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لودیانہ بطلب مبلغ عہ روپیہ قیمت ۱۵۰ عدد لاٹھی ہائے جو بتقریب میلہ دسہرہ و روشنی بنابر ملازمان پولس خریدی گئی تھیں +

تجویز ہوئی کہ لاٹھی ہائے نیلام کی جاویں اور جس قدر نیلام میں سے خسارہ ہو وہ دیا جاوے +

نمبر ۱۸ - بل صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لودیانہ بطلب ہے بابت گارد پولیس جو واسطے حفاظت میلہ روشنی تعینات کئے گئے تھے +

تجویز ہوئی کہ صاحب پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی خدمت میں لکھا جاوے کہ ہے دیدویں +

نمبر ۱۹ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۹ر نومبر ۱۸۹۳ء بطلب مبلغ ہے بابت کرایہ چھولداری و خیمہ جات جو میلہ روشنی و دسہرہ میں لگائے گئے تھے +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ ہے دئے جاویں +

نمبر ۲۰ - روبکار صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لودیانہ مورخہ ۳ر نومبر ۱۸۹۳ء بطلب مبلغ لعہ بابت مرمت بمبہ +

اول دریافت کیا جائے کہ پہلے تجویز ہو چکی ہے بلا منظوری کمیٹی سے کوئی خرچ نہ کیا جاوے +

نمبر ۲۱ - کاغذات فوتیدگی مولا چپراسی صفائی و رپورٹ سب کمیٹی تقرری ملازمان دربارہ تقرری عبد الستار اُمیدوار بمشاہرہ صہ ماہوار و نیز ملنے ایک روپیہ الونس ولایتی شاہ چپراسی کو و عرضی امین چند پسر مولا متوفی مذکور برائے تقرری خود بجائے نامبردہ +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی بجائے مولا چپراسی متوفی عبد الستار امیدوار مقرر کیا جاوے اور ایک روپیہ بچت میں رہے +

نمبر ۲۲ - عرضی نہنو مالی باغ معہ رپورٹ سب کمیٹی باغ دربارہ بنائے جانے دو چرسہ ولاؤں کہ جس پر عہ خرچ ہوں گے +

منظور ہو معرفت سب کمیٹی باغ چرسہ ولاؤں تیار کرائے جاویں +

نمبر ۲۳ - عرضی نہنو مالی باغ معہ رپورٹ سب کمیٹی باغ دربارہ خریدنے چری و بھوسہ بنابر چارہ مویشیان مبلغ صہ +

منظور ہو سب کمیٹی باغ خرید لیوے +

نمبر ۲۴ - عرضی تحصیلدار صاحب میونسپل دربارہ عطاء مبلغ عہ بابت قیمت تین ۳۰ پیٹی کروسین تیل بحساب فی پیٹی للعہ و پائی بابت اجرت رجسٹری +

منظور ہو عہ دئے جاویں +

(باقی آیندہ)

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام بائبل خوانوں بائبل ٹیچروں اور سنڈے سکول کے کام کی ہیں

گیت و بھجن

مزامیر و محامد	اُردو	۱ر
ہندوستانی کلیسیا کی گیت کی کتاب	اردو رومن	۵ر
گیت کی بڑی کتاب	"	۱۰ر ۱۲ر
گیت ولی	"	۳ر و ۴ر
گیت مالا	اُردو	۱ر
سنڈے سکول کی گیت کی کتاب	اردو رومن	۱ر
غذائے روح	"	۶ر و ۱۲ر
راحت دل اُردو رومن و پنجابی منشی جوت مسیح صاحب		۲ر و ۳ر

سوال و جواب

بائبل کے سوال و جواب کی کتاب	اردو	۲ر
دینی سوالات معہ جوابات آیات کلامی	"	۱ر
دین کی بابت سوال و جواب	"	۳ر
کلیسیا کے سوال و جواب اردو و پنجابی		۱ر
سوال و جواب لوگیت	اُردو	۳ر
سوالات علم الٰہی		۱ر

خاص آیتیں

تسلی بخش آیات اردو ۸ر آیات منتخبہ	اردو	۳ر
کلام اللہ	" مترجمہ مصنف شیر سنگ صاحب	۸ر
خاص آیتیں	"	۱ر
منتخبات بائبل	"	۲ر

یہہ کتابیں بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔

اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی اردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں ؛

خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے ؛

انارکلی لاہور　　اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

شعر و سخن

غزل

ثانی نہیں کوئی جس نبی کا
بلبل ہوں میں باغباں اُسی کا
سودا ہے دماغ میں اُسی کا
شیطاں سے دشمنی ہے بہتر
الفت ہے مسیح کی ہمیں تو
ہے نام مسیح کا پیارا
اللہ کے دہنے ہے وہ بیٹھا
سرتاج ہے وہ پیمبروں میں
باہر ہوا دین سے یہہ دوا
دل تھام لو تو میرا ذمہ
مرجاؤ اگر طلب میں اُسکی
ہستی کا نشان تک نہ پایا

میں بھی ہوا اُمتی اُسی کا
جو پھول ہے باغ دلبری کا
شایق نہیں اَقدہ میں کسی کا
عیسیٰ سے مزا ہے دوستی کا
سودا نہیں دیو کا پری کا
حاکم ہے وہ ملک دلبری کا
جمتا نہیں پاؤں واں کسی کا
دعویٰ ہے کسی کو ہمسری کا
وہ تاج بنا پیمبری... کا
افسانہ سُنا بھی ہے کسی کا؟
ہو نام تمہاری عاشقی کا
رنگ ایسا اُڑا کلی کلی... کا

بندہ ہے اسی کا دل سے شایق
جو مہر ہے چرخ برتری کا

ضرورت

سکھ مشن جبہ کے لئے ایک ایسے مسیحی کی ضرورت ہے جو تعلیم اور منادی کا کام کر سکے ؛ مکان سکونت مفت اور تنخواہ حسب لیاقت ملے گی ؛ درخواست بنام پادری جارج واصاحب بمقام جبہ بھیجنی چاہئے +

ضرورت

سی-ایم-ایس-زنانہ ہائی سکول آگرہ کے لئے ایک ہندوستانی معلمہ کی جس نے امتحان انٹرنس پاس کیا ہو اور ایک معلمہ کی جس نے مڈل تک پاس کیا-پڑھا ہو-ضرورت ہے ؛ درخواست بخدمت مس تھامسن صاحبہ حسب پتہ بالا بھیجنی چاہیے ؛

لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں اُس سپاہی کو جس نے ایک طوائف کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا پھانسی دی گئی-پھانسی لینے سے پہلے اُس نے اپنے جرم کے اقرار یا انکار کے بارہ میں کچھ نہ کہا-صرف تماشائیوں کو سلام کر کے پھانسی پر چڑھ گیا ؛

آج کل یہاں مولویوں میں آپس میں بڑا جھگڑا ہو رہا ہے-اور عدالت میں مقدمہ دائر ہے-اس کی کیفیت یوں سننے میں آئی-کہ ایک مسجد متصل سیول ہسپتال کے نمازیوں کو اُن کے حسب درخواست ایک مولوی صاحب نے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مُقلد خیال کئے جاتے ہیں پیش امام بنکر نماز پڑھا دی تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے مولوی صاحب تشریف لائے اور لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھنے کو ارشاد فرمایا-اور کہا کہ یہہ شخص کافر ہے-اس کے پیچھے نماز پڑھنا روا نہیں-اسپر اول الذکر مولوی صاحب نے ایک اشتہار چھپوایا جسمیں اپنے مدمقابل کی نسبت جو دل میں آیا لکھا-اس اشتہار کی بنا پر مؤخر الذکر مولوی صاحب نے نالش دائر کی ہوئی ہے-دیکھئے آپس میں سمجھوتہ ہو جاتا یا عدالت کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے ؛

پادری-ای-پی-نیوٹن صاحب مینیجر نور افشاں کے لئے امریکن مشن پریس لودیانہ میں-ایم-واٹلی کے اہتمام سے چھپا